سلفِ صالحین کی عمدہ تفاسیر کا لبِّ لُباب، وہ مستند اور معرکۃ الآرا، عام فہم
بے نظیر تفسیر جو گزشتہ ایک صدی سے اسلامیانِ ہند، پاکستان میں
مقبولِ خلائق ہے۔

تفسیرِ حقانی

تالیف:۔ فخر المفسرین عمدۃ المتکلمین علامہ ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی

اس تفسیر میں مجملہ مذاہب کے حالات، مخالفین اسلام کے اعتراضات کے مدلل جوابات، مصطلحات ونکات قرآن، فقہی مسائل کا استنباط، ترکیب نحوی وشانِ نزول، قصص و واقعاتِ امم سابقہ، وغیرہ جملہ فوائد ضروریہ پر علمی وتحقیقی مباحث کے دریا بہائے گئے ہیں۔

ناشر:۔ میر محمد کتب خانہ مرکزِ علم وادب آرام باغ کراچی

جلد دوم

تبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

مُصنّفہ فخر المفسّرین زبدۃ المحدّثین عمدۃ المتکلّمین فاضلِ اجل حضرت

مولانا ابو محمد عبد الحق الحقانی الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ،

تفسیرِ فتح المنّان

المشہور بہ

تفسیرِ حقّانی

اس بے نظیر تفسیر میں جس طرح بے شمار دریائے علوم کو کوزے میں بند کیا ہے اسی طرح اس کی زبان عام فہم سلیس اور صاف ہے تاکہ ہر خاص و عام استفادہ کرے اور لطائف و حقائق و نکاتِ قرآنیہ سے فیض یاب ہو

ناشر میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

فہرست تفسیر حقانی جلد دوم

کا مفعول ان اغناہم اللہ لے و ماکر ہو الاغناء اللہ ایاہم لئن
شرط لنصدقن جواب۔

تفسیر

ان آیات میں ان گمراہانِ ازلی کے شجرِ حیات کو قطع و برید کر دینے
کا حکم دیا ہے کہ جن میں کسی قسم کا مادۂ اصلاح باقی نہیں رہا۔
فقال جاہد الکفار و المنافقین و اغلظ علیہم کہ ان لوگوں سے
جہاد کر اور ان پر نرمی نہ کر جیسا کہ آپ کی عادتِ حمیدہ ہر شخص
سے نرمی اور لطف کی ہے۔ کفار سے جہاد تلوار سے اور منافقین
سے زبان سے کرو (ابن عباس رض)۔ کیونکہ منافقین بظاہر مسلمان
تھے ان کے قتل نہ کرنے کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
فرمائی تھی کہ عرب یہ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قابو پا کر قتل
کرتا ہے۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ اس زمانہ میں ملحدین کے ساتھ
بحث و مناظرہ کرنا بھی جہاد ہے۔ یحلفون باللہ الخ یہ بھی ان
منافقوں کا ایک حال بیان ہوتا ہے کہ کلمۂ کفر کہہ کر مکر جاتے
ہیں۔ ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک
روز ایک حجرہ کے سایہ میں بیٹھے فرما رہے تھے کہ تمہارے پاس ایک
آدمی کرنجی آنکھوں کا آتا ہے جو شیطان کی طرح دیکھتا ہے اس سے
بات نہ کیجیو۔ تھوڑی دیر بعد ایک شخص ایسا ہی آیا۔ آپ نے
بلا کر پوچھا کہ تو اور تیرے دوست مجھے کس بات پر گالیاں دیا
کرتے ہیں؟ وہ شخص اپنے یاروں کو جا کر لایا سب قسم کھا گئے کہ
ہم نے گالیاں نہیں دیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (معالم)
وہموا بما لم ینالوا کے معنے علماء نے مختلف بیان کئے ہیں۔
سدی رح کہتے ہیں کہ جنگِ تبوک میں منافقوں نے یہ قصد کیا تھا
کہ مدینہ طیبہ میں جا کر عبداللہ بن ابی کو تاج پہنا دیں گے سو
یہ بات ان کو نصیب نہ ہوئی۔ فرماتا ہے کہ یہ باتیں اس لئے کرتے
ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے غنائم سے غنی کر دیا پہلے
مفلس تھے۔ و منہم من عاہد اللہ اس میں بھی بعض منافقوں
کی اللہ تعالیٰ سے وعدہ خلافی کا ذکر فرماتا ہے۔ مفسرین کہتے
ہیں اس میں ثعلبۃ بن حاطب انصاری کی طرف اشارہ ہے اس نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عہد پر دعاء کرائی تھی
کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو مال دے گا تو خیرات دوں گا اور نیکی کروں گا
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے اس کے پاس اس قدر
بھیڑ بکریاں ہو گئیں کہ مدینہ طیبہ کے جنگل میں بھی نہ سما سکیں
تو دور چلا گیا اور جمعہ جماعت ترک کر دی پھر جو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دو شخص زکوٰۃ لینے گئے تو نہ دی اس
پر یہ آیت نازل ہوئی پھر وہ لایا تو نہ آپ نے نہ ابوبکر رض و عمر رض نے
اپنی حیات میں قبول کی۔

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ
(اے رسولؐ) وہ جو بامقدور مسلمانوں کی خیرات میں طعن کرتے ہیں
الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیْنَ
اور وہ جو اپنی مزدوری
لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ
کے سوا کچھ نہیں رکھتے ان سے (بھی) ہنستے
مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ
ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہنسے گا۔ اور ان کو عذاب
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ
الیم ہے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو یا
لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
نہ مانگو۔ اگر آپؐ ان کے لئے ستر بار بھی
سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ
بخشش چاہیں گے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو کبھی نہیں بخشنے گا۔
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا انکار کیا۔
ع ۱۰ ۸ ۱۶ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۸۰﴾
اور اللہ تعالیٰ بدکار قوم کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔
فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ
پیچھے رہ جانے والے (رسول اللہؐ سے) الگ کر بیٹھنے پر خوش